# ... تجھے روئے گا زمانہ برسوں

ڈاکٹر سید حسن الدین احمد
پیوریا - الینآئے

پچھلے موسم سرما میں ہم لوگ (میری اہلیہ ناہید اور میں) پاکستان میں تھے جب ہم لوگوں کو فون اور ای میل سے تواتر کے ساتھ اپنے تحریکی زعماء کے وصال پرملال کی خبریں ملنا شروع ہوئیں - محترم م - نسیم ، محترم شجاعت علی برنی ، محترم توثیق انصاری اور محترمہ فوزیہ ناھید ، سبھی نے تو ایک ایک کرکے اپنے رب کے حضور باریابی کے لیے اپنے بھرپور زادراہ کے ساتھ اللہ کے فریستادہ ملک الموت کی آواز کو لبیک کہہ دیا - یہ سب آسمان تحریک کے روشن قطب تارے تھے جو بھٹکوں کو انکی منزل کا رخ دکھاکر نفس مطمئنہ کے ساتھ خود اپنی آخری منزل کی طرف روانہ ہوگئے:

مِنَ المُؤمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مِا عَـٰهَدُوا اللهَ عَلَيهِ ۖ
فَمِنهُم مَّن قَضَىٰ نَحبَهُ وَ مِنهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ (الاحزاب 33: 23)
(مؤمنوں میں کچھہ لوگ اللہ کے ساتھہ کیے ہوئے عہد کو نبھانے میں سچے ہیں - ان میں سے کچھہ اللہ کی طرف کوچ کرگئے ہیں اور کچھہ ابھی منتظر ہیں)

محترم م - نسیم کا تحریکی ادب اور اکنا کے کارکنوں کی تربیت میں جو حصہ تھا اس نے تحریک میں انکو ایک بلند مقام عطا کردیا تھا - ویسے تو ان سے کافی ملاقاتیں رہیں اور عیادت کے لیے انکے گھر بھی جانا ہوا - ایک دفعہ ھیوسٹن میں جمعے کی نماز کے بعد مسجد کے باہر ان سے ملاقات ہوئی - بڑے تپاک سے ملے - کہنے لگے کہ اکنا نے ان سے کام لینا چھوڑدیا ہے (اس زمانے میں اکنا کے سینیئر نائب صدر کی ذمہ داری میرے پاس تھی) - وہ اپنی اس بیماری اور ضعیفی میں بھی تحریک کی خدمت کرنے کی تڑپ رکھتے تھے - اللہ انکی خدمات کو قبول فرمائے - آمین - محترم بھائی شجاعت برنی سے میرے دیرینہ تعلقات تھے - وہ میرے انتہائی عزیز دوست اور ہم پیشہ اور ہم نوالہ ساتھی فرحت برنی کے بڑے بھائی تھے اور اس طرح وہ مجھے بھی اپنا چھوٹا بھائی سمجھتے تھے - تحریک کے کاموں کے سلسلے میں جدہ اور طائف میں اکثر انکی اور بھابی طلعت کی مہمانی کا شرف حاصل ہوا - اسی طرح ڈالس میں بھی انکے بیٹے جمال اور داماد عدنان نے کافی اکرام کیا - "اسلامی نظم اور اسکے لوازمات" (اسلامک پبلیکیشنز - لاہور) کی تصنیف میں وہ بھی ھمارے ( سید حسن الدین احمد ، شجاعت علی برنی ، طلعت سلطان ، فرحت علی برنی ) ساتھہ شریک تھے - سعودیہ میں تحریک کے نظم اور تربیت کی مضبوطی اور اسکی جلاء میں انکا ناقابل فراموش کردار رہا ہے - اللہ انکو غریق رحمت کرے - آمین - بھائی توثیق انصاری کی میری دوستی جدہ کے زمانے سے تھی- وہ میرے ساتھہ بڑی محبت اور اپنائیت سے پیش آتے تھے - ھمیں ھیوسٹن میں انکی اور بہن نادرہ کی مہمانی کا بھی شرف حاصل رہا ہے - جدہ اور ھوسٹن میں

تحریک کے لیے انکی اور بہن نادرہ کی بڑی خدمات تھیں ۔ اللہ انکو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور بہن نادرہ کو اسکا اجر عطا فرمائے ۔ آمین

برسوں پہلے کی بات ہے ایک صبح میں ناشتہ کررہا تھا اور پاس ہی میری اہلیہ کمپیوٹر پر پالٹاک کے ذریعے تحریکی بہنوں کا تربیتی پروگرام سن رہی تھیں ۔ ناشتے کے دوران میرے کانوں میں بھی پالٹاک سے ابھرتے ہوئے کسی خاتون کے الفاظ پڑنے لگے ۔ آواز میں متانت ، وقار ،اور ہمدردی کا بھرپور انداز تھا ۔ قرآن اور حدیث سے مرصع اسلامی تعلیمات پر مبنی تقریر دل و دماغ میں اتری جارہی تھی ۔ ناشتے کے بعد جب پالٹاک کا تربیتی پروگرام ختم ہوا تو میں نے اہلیہ سے پوچھا کہ وہ کون خاتون تھیں جنکی عالمانہ اور داعیانہ انداز سے بھرپور تقریر نشر ہورہی تھی ۔ معلوم ہوا کہ یہ بہن فوزیہ ناھید تھیں ۔ یہ انکا پہلا تعارف تھا جو مجھے حاصل ہوا ۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ پورے امریکا میں پالٹاک کے ذریعے کم و بیش دوسو بہنیں انکی آواز کے ذریعے دین کی باتیں سنتی اور سیکھتی ہیں:

موذن مرحبا بر وقت بولا<br>
تری آواز مکے اور مدینے

اور رفتہ رفتہ یہ بھی معلوم ہوا کہ اس پروگرام میں آموختے بھی سنے جاتے ہیں اور سوال و جواب بھی ہوتے ہیں ۔ امتحانی پرچے بھی انٹرنٹ پر ڈالے جاتے ہیں اور بہنیں انکو حل کرکے باقاعدہ بذریعہ ڈاک جانچنے کے لیے بھیجتی ہیں ۔ انکے نتائج بھی انٹرنٹ پر ڈالے جاتے ہیں ۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ یہ پروگرام مستقل بڑی کامیابی سے اب تک جاری اور ساری ہے ۔ دل میں خیال آیا کہ کیا مرد حضرات ایسے پروگرام سے مستفید نہیں ہوسکتے؟ بہرحال بات آئی گئی ہوگئی ۔ بعد میں انکے شوہر بھائی حافظ ڈاکٹر اعجاز سے دوبدو ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا ۔ ان دونوں ہی کو اللہ کی راہ میں سرگرم پایا ۔ ع : یہ اسکی دین ہے جسے پروردگار دے

کچھ عرصے بعد نیویورک میں اکنا کی مرکزی شوری کے ایک اجتماع کے بعد وہاں اس وقت کی ناظمہ اعلی محترمہ زاھدہ سیف نے پوچھا کہ کیا میں بہنوں کے لکھے ہوۓ اردو کے مضامین کو پڑھکر ان پر نمبر لگا سکتا ہوں ؟ بہن زاھدہ سیف نے اپنے بیٹے کی گمشدگی پر جس حوصلے اور صبر کا مظاہرہ کیا ہے وہ ہم سب کے لیے باعث نمونہ ہے ۔ اللہ ہم سب کو ان سے تا دیراستفادہ کرنے کے مواقع عطا فرمائے ۔ آمین ۔ بہر حال میں نے انکی بات پر حامی بھر لی ۔ مجھے ایک بنڈل دیا گیا جس میں کچھ بہنوں کے مضامین تھے ۔ موضوع کچھ اس طرح تھا : میں نے اپنے رب کا راستہ کس طرح پایا؟ کچھ دن بعد میں نے مضامین کو پڑھنے ، ان پر نمبر لگا نے اور ساتھ ہی ان کی زبان اور قواعد کی اصلاح کرنے کے بعد واپس بھیج دیے ۔ ان میں بعض تحریریں بہت اعلی پایے کی تھیں ۔ یہ تفصیل میں اس لیے لکھرہا ہوں کہ یہ تحریریں بعد میں بہن فوزیہ ناھید سے کئی مرتبہ باعث کفتگو بنیں ۔

شکاگو کے قریب الینآۓ کا دوسرا بڑا شہر ارورا ہے ۔ وہاں کے اکنا کی سسٹرز ونگ نے ایک بڑا ریجنل تربیتی پروگام منعقد کیا ۔ اسمیں بہن فوزیہ ناھید کا پروگرام بھی تھا ۔ پروگرام کے بعد انھوں نےہمارے گھر میری اہلیہ ناہید کے ساتھ رات کو قیام کیا ۔ دوسرے دن صبح واپسی سے قبل انھوں نے مجھ سے کہا کہ وہ مجھے ایک کتابچہ بھیجنا چاہتی ہیں تاکہ میں اسکی زبان و بیان کی

اصلاح کردوں ۔ دوران گفتگو میں نے پالٹاک پرخواتین کے دعوتی اور تربیتی پروگرام کی تعریف کی اور پوچھا کہ کیا مرد اس پروگرام میں شریک نہیں ہوسکتے ۔ وہ ہنس کر خاموش ہوگئیں ۔ یہی سوال ایک مرتبہ اکنا کے ایم جی ایز کے ایک اجتماع میں پوچھا گیا ۔ امیر وقت نے اسکا جواب دیا کہ بعض علماء کے نزدیک عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے ۔ میں سونچتا رہا کہ ام المومنین حضرت عائشہ ، حضرت ام درداء اور حضرت ام عطیہ وغیرہ صحابہ کرام کو دینی تعلیم دیا کرتی تھیں تو کیا یہ سب صحابی و صحابیہ آواز کے پردے کی خلاف ورزی کیا کرتے تھے؟ نعوذ باللہ ، یہ تو بے ادبی کی حد ہے ع: محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائیگی

وہ کتابچہ "زاد راہ" مجھے ملا ۔ میں نے اپنے علم کے مطابق اسکی زبان و بیان کی اصلاح کردی ۔ مجھے یہ بات عجیب لگی کہ اس کتابچے کے کسی بھی مضمون پر اسکے لکھنے والے/والی کا نام نہیں تھا! گویا یہ کتابچہ ایک گمنام مصنف کے مضامین کا ایک مجموعہ تھا ۔ یہ میں نے کس کی تحریر کی اصلاح کی ہے؟ کیا وہ زندہ ہے؟ کیا وہ اس اصلاح کو پسند کرے گا/گی؟ اگر مصنف زندہ نہیں ہے تو یہ اصلاح ایک طرح کی خیانت ہے ۔ اسی دوران چھپے ہوئے وہ مضامین بھی میری نظر سے گزرے جنکی درجہ بندی میں نے کی تھی ۔ اور ان پر بھی لکھنے والیوں کے نام نہیں تھے! کچھہ ہی دن بعد فوزیہ بہن کا فون آگیا ۔ انھوں نے ایک اور کتابچہ بھیجا تھا جس کی اصلاح چاہتی تھیں ۔ میں نے ان سے پوچھا کہ مضامین پر لکھنے والیوں کے نام کیوں نہیں ہیں؟ کہنے لگیں کہ نظم لکھنے والیوں کے اندر للھیت اور اخلاص پیدا کرنا چاہتا ہے ۔ فون ہی پر ایک مختصر سی بحث میں میں نے انکو مشورہ دیا کہ یہ طریقہ مناسب نہیں ہے ۔ لکھنے والیوں کی همت افزائی اور قدردانی کے لیے انکے نام ضرور لکھے جانے چاہیئں ۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ مزدور سے کام لیکر اسکو مزدوری یہ کہکر نہ دی جائے کہ وہ اپنے اندر اخلاص پیدا کرے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی ذاتی خصوصیات کی بنا پر انکو مختلف لقب سے نواز کر انکی قدر دانی کی ہے ۔ جیسے حضرت عمر کو فاروق اور حضرت خالد کو سیف اللہ کا خطاب دیکر انکو دوسروں میں ممتاز کیا ہے ۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ تحریری دنیا میں مصنف کا نام ضروری ہے ۔ اگر مصنف کا نام نہ ہوتو مضامین نویسی میں سرقے کا دروازہ کھل جاتا ہے ۔ نام ہونے سے مضمون کی اہمیت اور قدر میں اضافہ ہوتا ہے ۔ پھر بھی اس بحث کے بعد یہ معلوم نہ ہوسکا کہ اکنا سسٹرز ونگ نے اپنے طریقہ کار میں کوئی تبدیلی کی ہے یا نہیں ۔
اگر وہ یا سسٹرز ونگ کا نظم بہنوں میں اس قسم کی للھیت پیدا کرنا چاہتا ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ۔ خود مجھے بھی انکی حد درجہ للھیت کا علم اس وقت ہوا جب مجھے یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ میں بہن فوزیہ اور چند دیگر مربی بہنوں کو ارورا سے تقریبا" ڈیڑھ سو میل دور شہر پیوریا جہاں ان سب کو خواتین پیوریا کے لیے ایک پروگرام کرنا تھا لے جاؤں اور واپس لاؤں ۔ پروگرام کے اختتام پر واپسی سے پہلی میں نے پیش کش کی کہ میں ان کو کار پر ہی پیوریا شہر کا ایک نظارہ کرادوں مگر انھوں نے اپنے اس سفر میں جو خالصتا" للھیت کی خاطر تھا دنیا کی تفریح کو ملانا پسند نہیں کیا:

وَمَا الحَيٰوةُ الدُّنيَا إلاَّ مَتَاعَ الغُرُور
(اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے علاوہ اور کیا ہے)

کچھ ہی عرصے بعد یہ اندوہناک خبر ملنی شروع ہوگئی کہ بہن فوزیہ کو سرطان نے گھیر لیا ہے ۔ آج ہسپتال میں داخل ہیں تو آج گھر آگئی ہیں ۔ اب بہتر ہیں تو اب پھر ہسپتال میں ہیں ۔ اس دوران فون پر سلام و دعاء ہوتی رہی ۔ ہر دفعہ اللہ کی یہ برگزیدہ بندی اپنا حال بتانے میں اللہ کا شکر ادا کرتی رہی ۔ کبھی کسی تکلیف کا اظہار نہیں کیا:

نشان مرد مؤمن با تو گویم<br>
چوں مرگ آمد تبسم بر لب اوست<br>
(میں تجھے مرد مؤمن کی پہچان بتاتا ہوں ۔ جب موت آتی ہے<br>
تو اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ ہوتی ہے)

ہم لوگ اسلام آباد میں تھے جب سسٹرز ونگ کی طرف سے بھیجے گئے ایک ای میل سے بہن فوزیہ ناھید کے انتقال پرملال کی خبر ملی ۔ إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّآ إِلَيهِ رَاجِعُونَ ۔ دل میں خیال آیا کہ ابھی تو للھیت اور اخلاص سے پر اس داعیہ الی اللہ کی اسکے گھروالوں اور تحریک دونوں ہی کو ضرورت تھی ۔ مگر ھمارے چاہنے اور نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے ۔ ہوتا وہی جس میں اللہ کی حکمت ہوتی ہے:

وَ مَا تَشَآءُونَ إِلاَّ اَن يَشَآءَاللهُ ؕ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ○ (الانسان 76: 30)<br>
(اور تمہارے چاہنے سے کیا ہوتا ہے بجز اسکے جو اللہ چاہے ۔ بے شک اللہ تو علیم اور حکیم ہے)

بلا شبہ بہن فوزیہ کی وفات سے اکنا اور اہل خاندان ایک عظیم صدمے اور نقصان سے دوچار ہوئے ہیں ۔ اللہ تعالی انکی مغفرت فرمائے ۔ آمین